إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۱۱	مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

آج ۱۶ مارچ صبح ۸ بجے کے قریب بذریعہ موٹر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸۔ کو واپسی ہوگی ؛

۱۴ مارچ مقامی انجمن کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں جناب [illegible] محمد اسحاق صاحب۔ شیخ عبد القادر صاحب اور جناب میر قاسم علی صاحب نے سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے موضوع پر دلچسپ تقریریں کیں۔ بعد نماز عشاء مشاعرہ بھی ہوا۔ جس میں کئی ایک اصحاب نے ضرورتِ خلافت۔ اور برکاتِ خلافت پر نظمیں پڑھیں

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مولوی جلال الدین صاحب شمس کا نکاح سعیدہ بیگم بنت بابو عبید اللہ صاحب اوورسیر امرتسر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا تھا۔ ۱۵ مارچ شمس صاحب برات لیکر امرتسر گئے۔ اور اسی دن رخصتانہ کرا کر شام کو واپس آگئے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ کی زہر کا توبہ کے تریاق سے مل کر نفع

(فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

"خدا تعالیٰ مذنب توّاب سے پیار کرتا ہے۔ اس لئے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے۔ جیسے دوسری زہریں انسان کے جسم پر اثر کر کے اس کو تباہ کرتی ہیں۔ گناہ روحانی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن جس طرح پر بعض زہریں تریاق کے ساتھ مل کر مفید بھی ہو جاتی ہیں۔ گناہ کی زہر بھی توبہ کے تریاق کے ساتھ مل کر نفع دے جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے انکساری، شرمساری اور تضرع پیدا ہوتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زلۃ القدم کی وجہ یہی تھی۔ اگر یہ حرکت ان سے صادر نہ ہوتی تو وہ ربنا ظلمنا انفسنا نہ کہتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ پھر خدا جانے کس قسم کا تکبر ان کو پیدا ہوتا"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

تبلیغی رپورٹیں۔

الجماعة الاحمدیة فی البلاد العربیة

نومبایعین

گزشتہ رپورٹ کے بعد آج تک تین اصحاب داخلِ سلسلہ ہو چکے ہیں۔ (۱) السید عبدالعزیز نعمی افندی۔ یہ اچھے عالم ہیں۔ گورنمنٹ کے ملازم رہ چکے ہیں۔ اب پنشنر ہیں۔ اور پرائیویٹ طور پر تعلیم کا کام کرتے ہیں۔ احمدیت میں داخل ہونے سے پیشتر عیسائیت کے خلاف چند پمفلٹ بھی شائع کر چکے ہیں شیخ محمد عبدہ کے گروہ میں عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔

(۲) السید علی آفندی فاضل۔ یہ محکمۂ استئنافات میں ملازم ہیں۔ عرصہ سے کتبِ سلسلہ کا مطالعہ کرتے تھے۔ چند دن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا ان پر صداقت احمدیت کا اظہار فرمایا اور انہوں نے بیعت کر لی۔

(۳) السید عمر محمد عثمان افندی الازہری۔ یہ دوست مدرس ہیں۔ اور ازہر میں پڑھتے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان سب کی استقامت اور ترقیٔ اخلاص کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبارات میں سلسلہ احمدیہ کا تذکرہ

"عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد" والی بات ہے ایک انطاکی شخص نے جو دریوزہ گری کے لئے قادیان گیا۔ اور محروم رہنے پر سلسلہ کے خلاف مضمون عربی اخبارات میں شائع کرایا۔ اس کا مضمون اس جگہ اخبار "المقطم" اور رسالہ "روز الیوسف" نے شائع کیا تھا۔ جناب شیخ محمود احمد صاحب اور خاکسار ان اخبارات کے ایڈیٹروں کے پاس گئے۔ اور تردیدی مضمون دیئے۔ ایڈیٹر صاحب "المقطم" نے جو ایک عیسائی ہے۔ نہایت فراخدلی سے ہمارا مفصل بیان شائع کر دیا۔ اور دوسرے رسالہ نے مفید الفاظ میں خلاصہ ذکر کر دیا۔ بہرحال اس طرح سلسلہ کا ذکر ہزاروں لوگوں تک پہونچ گیا۔ چونکہ اس شخص نے ایک مضمون بصرہ کے اخبار "الاوقات العراقیة" میں بھی شائع کرایا تھا۔ اس لئے میں نے اس کو بھی تردیدی مضمون بھیجا ہے۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

مصر میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ کے ہفتہ واری اجتماعات کے علاوہ انفرادی طور پر بھی سلسلۂ تبلیغ جاری ہے۔ قریبًا تمام احباب اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ خصوصیت سے السید منیر آفندی الحصنی۔ السید محمد حلمی افندی۔ السید عبدالحمید خورشید آفندی۔ جناب عرفانی صاحب السید محمد سعید بغدادی اور السید احمد آفندی حمدی قابلِ ذکر ہیں۔ ٹریکٹوں کی اشاعت میں بھی دوستوں نے خاص شوق کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے دوست مکان پر بھی تشریف لاتے رہتے ہیں۔

ایک معاندِ سلسلہ سے گفتگو

اخبار "الفتح" کا ایڈیٹر احمدیت کا بدترین دشمن ہے۔ ایک دن میں۔ برادرم منیر آفندی الحصنی اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اس کے دفتر میں گئے۔ قریبًا ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ جس میں اسے بُری طرح شکست ہوئی۔ اس کے پاس دو غیر احمدی بیٹھے تھے۔ انہوں نے بھی اس کی ذلت کو محسوس کیا۔ کہنے لگا۔ ہم جب آپ کی جماعت کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں۔ تو آپ لوگ ہمارے ہی خلاف استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں نے کہا۔ الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ کہنے لگا۔ سب کچھ مانا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی پر وحی نازل ہوگی۔ ناممکن ہے۔ میں نے کہا۔ کہ قرآن مجید وحی کا دروازہ کھلا بتاتا ہے۔ اور صحیح مسلم میں صاف لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود نازل ہوگا۔ تو اس پر وحی نازل ہوگی۔ کہنے لگا۔ میں نے یہ حدیث نہیں پڑھی۔ میں نے کہا۔ کیا آپ اسی برتے پر سلسلہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ نہ قرآن پر غور کیا۔ نہ احادیث پڑھیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ میں ابھی آپ کو صحیح مسلم سے یہ حدیث دکھاتا ہوں۔ کھسیانا سا ہو کر کہنے لگا۔ ہوگی۔ اس بحث کو جانے دیجئے۔ میں نے کہا۔ دیکھو بزرگانِ امت بھی وحی کو جاری مانتے۔ اور لا نبی بعدی کے معنے شریعت والی نبوت کا انقطاع قرار دیتے ہیں۔ مثلاً محی الدین ابن العربی نے فتوحات مکیہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ غیر تشریعی نبوت باقی ہے۔ کہنے لگا۔ محی الدین ابن العربی تو کافر ہے (معاذ اللہ) میں نے کہا۔ کہ جرأت ہے تو ان کے کفر کا فتوےٰ لکھ دو۔ گھبرا کر کہنے لگا۔ کہ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ جمہور کو میرے خلاف بھڑکائیں۔ میں نے کہا۔ کہ آپ حق کا اظہار کریں۔ لوگوں سے کیوں ڈرتے ہیں۔ کہنے لگا۔ میں کبھی لکھ کر نہ دونگا۔ غرض ہر قدم پر اسے اپنی عاجزی کا اقرار کرنا پڑا۔ اور بالآخر کہا۔ کہ میں نے اب حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھنے کا تہیہ کیا ہے۔

امریکن مشن کے انچارج سے مباحثہ

پادری فیلیبس سے ملاقات کی۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ یہودی۔ عیسائی اور رومانی مسیح کی صلیبی موت پر متفق ہیں۔ مگر عرب کا ایک شخص چھ سو سال بعد کہتا ہے۔ ما قتلوہ وما صلبوہ۔ میں نے کہا۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ ان دونوں کی پوری تحقیق کریں۔ اور سچ کو قبول کریں۔ کہنے لگا۔ کہ اگر مسیح صلیب پر نہ مرا ہو۔ تو عیسائیت باطل ہے۔ کیونکہ اس سے کفارہ کی بنیاد اکھڑ جاتی ہے۔ میں نے کہا۔ کفارہ کو ثابت کرنے کے لئے چار باتیں ثابت کرنی چاہئیں۔ (۱) تمام انسان بلا استثناء گنہگار ہیں۔ (۲) یسوع مسیح ہی معصوم تھا۔ (۳) یسوع مسیح خدا تھا۔ (۴) یسوع صلیب پر مر گیا۔ اور یہ موت گناہوں کا کفارہ تھی۔ پادری نے اس سے اتفاق کیا۔ اور قرار پایا۔ کہ ہر مضمون پر ایک ایک ہفتہ کے بعد مباحثہ ہوا کرے۔ چنانچہ اس ہفتہ پہلے مضمون پر مناظرہ ہوا۔ اور پادری صاحب ایسے عاجز آئے۔ کہ خود ہی بول اٹھے۔ میں فی الحال جواب نہیں دے سکتا۔ آپ اپنے نوٹ مجھے دے دیں۔ اور مجھے مہلت دیں۔ تاکہ جواب مہیا کر سکوں میں نے نوٹ دے دیئے۔ اور دو ہفتے کا وقفہ دیا۔ احباب جماعت کا ارادہ ہے۔ کہ اس مناظرہ کو مختصر طور پر شائع کر دیا جائے۔

مبلغ افریقہ کا ورود قاہرہ

۱۲۔ فروری بروز اتوار اچانک جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ تشریف لائے۔ احبابِ جماعت سے ملاقات ہوئی۔ چونکہ جناب حکیم صاحب صرف چند گھنٹوں کے لئے بغرض سیر تشریف لائے تھے۔ اس لئے تسلی بخش اجتماع نہ ہو سکا۔ تاہم مختصر سی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جماعت کے دوستوں نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور آرزو ظاہر کی۔ کہ اے کاش جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد بھی تشریف لاتے۔ جناب حکیم صاحب نے اپنا مختصر پیغام دیا۔ چھ بجے شام آپ پورٹ سعید روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر احباب جماعت کے ساتھ آپ کا فوٹو لیا گیا۔

لبنان میں تبلیغ احمدیت

اخویم شیخ عبدالرحمٰن صاحب بجادی ان دنوں علاقہ لبنان میں ہیں۔ اور آپ حسب معمول پیغامِ حق پہونچانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ایک غیر احمدی نے مجھے نہایت مخلصانہ خط لکھا ہے۔ ایک اور مدرس نے سلسلہ کا لٹریچر منگوایا ہے۔ خدا تعالےٰ اس علاقہ میں بھی جلد جلد احمدیت کو پھیلائے۔

فلسطین میں تبلیغ سلسلہ

حیفا کے احباب بھی تبلیغ میں کافی حصہ لے رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں برادرم السید رشدی آفندی نے رسالہ "البشارة" کے متعدد نسخے ریل میں تقسیم کئے۔ لد اور یافا میں بھی خاص خاص لوگوں تک پیغام حق پہونچایا۔ ایک مولوی نے موقعہ غنیمت جان کر کبابیر کا رُخ کیا۔ اور چاہا۔ کہ احمدی احباب کو کسی طرح ورغلائے مگر جب مکرمی الشیخ صالح العودی سے اس کی گفتگو ہوئی۔ اور اس نے احمدیوں کی حاضر جوابی اور استقامت کو دیکھا۔ تو آخر اپنا سا منہ لے کر چلا گیا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ معمولی معمولی احمدی بھی غیر احمدی مولویوں سے کامیاب گفتگو کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ بلادِ عربیہ میں احمدیت کے جلد جلد پھیلنے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار اللہ دتا۔ جالندھری۔ از قاہرہ مصر۔ ۲۱۔ فروری ۱۹۳۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

مولوی ظفر علی وغیرہ پر احمدیت کا رعب اور ہیبت

جماعت احمدیہ تکالیف کی پروا نہ کرتی ہوئی پہلے سے بھی زیادہ ہمدردی دکھا رہی ہے

چھوٹا منہ بڑی بات

مولوی ظفر علی اور ان کے چند ایک دین باختہ۔ اور آوارہ مزاج ہمراہیوں نے ان دنوں احمدیت اور اس کے مقدس و محترم بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس قدر شور بپا کر رکھا ہے۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ شیطان اپنی پوری قوت کے ساتھ حق و صداقت پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ بظاہر اس طوفان بے تمیزی کا جو مقصد بیان کیا جاتا ہے۔ وہ "مرزائیت کا استیصال" اور "فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی" ہے۔ لیکن جو شخص احمدیت اور اس کی مخالفت کی تاریخ سے ادنیٰ واقفیت بھی رکھتا ہے۔ وہ ان دعاوی کو چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق سمجھنے پر مجبور ہو گا۔

مخالفت کے دوران میں احمدیت کی ترقی

جو لوگ آج "مرزائیت کے استیصال" اور "فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی" کا علم لے کر میدان میں آئے ہیں۔ ہر شخص ان سے دریافت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ احمدیت نے اس وقت تک جو عظیم الشان ترقی اور نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے "استیصال" اور "بیخ کنی" کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ اور اسے پنپنے اور پھلنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں۔ یا یہ کہ ظفر علی وغیرہ آج پیدا ہوئے۔ اور اب انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت میرزا غلام احمدؑ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور سلسلہ احمدیہ قائم کیا ہے۔ اس سے قبل انہیں اس کا قطعاً پتہ نہ تھا۔ اگر یہ صورت ہے۔ تو خیر ورنہ جب حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت سے لے کر جب کہ احمدیت ایک ننھے اور کمزور پودے کی طرح تھی۔ کفر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ۔ اور شیطان اپنی تمام ذریت سمیت اس کی "بیخ کنی" کے درپے رہا ہے۔ عرب و عجم کے عیار لوگوں کو اس سے برگشتہ کرنے میں سرگرم رہے۔ اور اس کے لئے ناپاک سے ناپاک جھوٹ اور اتہام کے ارتکاب سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اس کے "استیصال" کے لئے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ اور اسے ترقی کے منازل طے کرنے سے روکنے کے لئے مخالفت کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ مگر باوجود ان تمام مخالف ترین حالات کے احمدیت برابر ترقی کرتی گئی۔ تو آج چند ایک غرض پرست اور اخلاق باختہ لوگوں کا "قادیانیت کی بیخ کنی" کا دعویٰ کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی افیمی چنڈو خانہ میں بیٹھا تخت انگلستان پر قابض ہونے کے خواب دیکھے۔

مولوی ظفر علی کی طرف سے مخالفت

اور تو اور کیا خود مولوی ظفر علی احمدیت کو "یک جنبش قلم" مٹا دینے کے دعویدار نہ تھے۔ پھر کیا ان کی "ہر جنبش قلم" احمدیت کی مخالفت کے لئے وقف نہیں رہی۔ مگر نتیجہ کیا ہوا۔ یہی کہ احمدیت کی زیادہ سے زیادہ ترقی ان کے لئے سوہان روح بنتی گئی۔ اور اب وہ سر تا پا حسد کی آگ میں جل جل کر کوئلہ ہو رہے ہیں۔ ان کی زندگی اختتام کے قریب پہنچ گئی۔ مگر آہ یہ آرزو بر نہ آئی۔

احمدیت کی ترقی پر ظفر علی کی شہادت

احمدیت کے خلاف ان کی شبانہ روز مساعی کا عبرتناک انجام اگر کسی نے دیکھنا ہو۔ تو ان کے وہ الفاظ پڑھ لے۔ جو ابھی ابھی ان کے قلم سے نکلے ہیں۔ ۹-اکتوبر کے "زمیندار" میں جسے "قادیان نمبر" قرار دیا گیا تھا۔ اور خود "قادیان نمبر" شائع کرنا ثبوت ہے۔ اس بات کا۔ کہ احمدیت کی طاقت اور قوت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس میں حسرت و نامرادی کا پتلا بن کر اپنے ہاتھوں اپنی آرزوؤں۔ اور حسرتوں کے خون ہونے کا اعتراف بایں الفاظ کیا ہے:-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں۔ اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

پھر لکھا۔ اور نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ لکھا ہے:-

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے سے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمدؑ قادیانی کی خرافات واہیہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اگر ان سے کہا جائے۔ کہ بھلے لوگو۔ تمہاری عقل پر کیا پتھر پڑ گئے۔ کہ ظلمت کو نور سمجھ رہے ہو۔ تار عنکبوت کو عروۃ الوثقیٰ خیال کر رہے ہو۔ تو وہ اپنے پیغمبر عدا نما کے اخلاق کی کتاب سے ایک ورق پھاڑ کر نکتہ چینوں کو گدھا۔ کتا۔ اور جنگلی سور اور اسی قسم کے اور خطابات سے نوازنے لگ جاتے ہیں"۔

غور طلب امر

مقام غور ہے۔ کہ جب احمدیت کا ننھا سا پودا مخالفت کی ہزارہا آندھیوں عداوت کے لاتعداد طوفانوں اور دشمنی کی تیز و تند ہواؤں کے باوجود اس قدر ترقی کر گیا۔ کہ دشمن اور وہ دشمن جو تمام عمر اسے نیست و نابود کرنے کے خواب دیکھتا۔ اور منصوبے سوچتا رہا۔ اسے ایک ایسا "تناور درخت" تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ جس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل چکی ہیں۔ تو آج جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے پوری طرح استحکام حاصل ہو چکا ہے۔ اور اس کی جڑیں مضبوط ہو چکی ہیں چند ایک ناکام و نامراد لوگوں کا اس کی "بیخ کنی" یا "استیصال" کا دعویٰ کرنا کس قدر مضحکہ خیز اور احمقانہ فعل ہے۔

مخالفین کی عبرتناک شکست

اصل بات یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی اور ان کے اعوان و انصار شروع دن سے احمدیت کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ اور مد مقابل کی حیثیت سے اس کے سامنے کھڑے رہے ہیں ان کے پاس ہر قسم کے سامان موجود تھے۔ مال و دولت۔ آدمی اور دیگر ذرائع انہیں میسر تھے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام بظاہر بے یار و مددگار اور ہر قسم کے دنیوی سامانوں سے تہی دست تھے۔ لیکن اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا کی۔ اور ایسی کامیابی عطا کی۔ جسے اب خود دشمن بھی نمایاں طور پر محسوس کرتے۔ بلکہ صاف الفاظ میں اس کا اعتراف بھی کر رہے ہیں مگر بجائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے۔ ان کے سینوں میں حسد اور بغض کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی ہے۔ اور اپنی شکست اور ناکامی سے جھلا کر دیوانہ وار حملہ آور ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا رُعب

اس امر کے ثبوت میں کہ احمدیت کے یہ ناکام اور نامراد دشمن جماعت احمدیہ کے غلبہ اور قوت و شوکت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اپنی بے بسی اور عجز کا انہیں پورا پورا احساس ہو چکا ہے۔ مولوی ظفر علی۔ اور ان کے رسوائے عالم۔ اور ننگِ صحافت اخبار زمیندار کی بعض تحریریں پیش کی جاتی ہیں:۔

جماعت احمدیہ کے خلاف "مسلمانان لاہور کو فیصلہ کن اقدام کی دعوت کے سلسلہ میں" مولوی ظفر علی کی صدارت میں ۳۔ مارچ کو لاہور میں جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حاضرین کو مخاطب کر کے کہا گیا۔ کہ:۔

"ریزولیوشنوں کی تائید کرنے والے تو سبھی نظر آتے ہیں لیکن عملی ثبوت دینے والے بہت کم ہونگے۔ کیونکہ اگر آج تک عملی ثبوت دیا ہوتا۔ تو یہ قادیانی فرقہ باوجود حق بجانب نہ ہونے کے **اس قدر ترقی نہ کرتا**"

نیز یہ کہ "کفار قادیان نے تم کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے" (زمیندار ۷۔ مارچ)

ایک اور جلسہ میں جو ۲۴ر فروری کو چوک وزیر خاں میں ہوا۔ اس امر کا اعلان کیا گیا۔ کہ

"مرتدین قادیان نے ہمیں گھیر لیا ہے۔ اور ہمارے گھروں میں گھس گھس کر ہمیں حرام زادہ اور ملعون کہتے ہیں" (۲۶۔ فروری)

یکم مارچ کے پرچہ میں "زمیندار" اپنے "قادیان نمبر" کی غرض و غایت بیان کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

اس کے ذریعہ "مرزائیوں کے ۵۔ مارچ والے حملہ سے مسلمانوں کے تحفظ کا پورا پورا انتظام کیا جائے گا"

۲۵ فروری کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ "مرزائیوں نے اس پر یہ چال چلی۔ کہ ان کے سرکردہ لوگوں نے جن کا حکومت کے ہر شعبہ میں رسوخ ہے۔ حکومت کو عجیب و غریب خطوط لکھے" اور پھر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں سے حکومت کی طلبی ضمانت گویا احمدیوں کے اثر و رسوخ کا نتیجہ تھی۔

یہ بات اگرچہ بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ اگر یہ صحیح ہوتا تو احمدیوں سے ضمانت کیوں طلب کی جاتی۔ لیکن اس سے اتنا تو ضرور ظاہر ہے۔ کہ ہمارے مخالفوں کی نظر میں ہماری پوزیشن کیا ہے:۔

اسی طرح اور بھی متعدد پرچوں میں ہماری فتح اور اپنی شکست۔ عاجزی اور بے بسی کا اعتراف کیا گیا ہے۔ جنہیں بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے:۔

غلبہ ہمارے ہی لئے مقدر ہے

یہ باتیں پیش کر کے ہم مولوی ظفر علی اور ان کے ساتھیوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے خلاف جس قدر شور و شر چاہیں بپا کریں۔ جس قدر مخالفت ان کا دل چاہے کریں۔ ہمیں دکھ دینے اور نقصان پہونچانے کے جو کمینہ سے کمینہ اور ذلیل سے ذلیل ذرائع ان کے ذہن میں آسکتے ہیں۔ بروئے کار لائیں۔ اور تمام شیطانی قوتوں کو مجتمع کر کے جس جہت سے چاہیں۔ حملہ آور ہوں مگر یاد رکھیں۔ بلکہ لکھ لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکینگے۔ وہ اور ان کے ساتھی بد زبانی اور بدگوئی کے ذریعہ احمدیوں کی دل آزاری کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو بوجہ ان کی امن پسندی کے جانی اور مالی نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ اور پہونچا رہے ہیں۔ لیکن اس طرح وہ احمدیت کی ترقی کو نہیں روک سکتے۔ احمدیت کے خلاف جو ہاتھ اُٹھے گا۔ وہ یقیناً شل کیا جائے گا۔ جو قلم اس کے خلاف چلیگا وہ توڑ دیا جائے گا۔ جو قوت اور جو جمعیت اس پر حملہ آور ہوگی اسے اللہ تعالیٰ کا قہری ہاتھ تباہ کر دے گا۔ یہ محض دعوے ہی دعوے نہیں۔ بلکہ حقیقت ثابتہ ہے۔ احمدیت کی تاریخ۔ اور اس کی مخالفت کے طوفان کی تاریخ دونوں اس پر شاہد ہیں۔ کوئی ایسا معاند پیش کرو۔ جو اس آگ میں کود کر سلامت نکلا ہو۔ اور ہماری مخالفت کر کے پھولا پھلا۔ اور بار آور ہوا ہو۔ چراغ الدین جمونی۔ اسمٰعیل علیگڑھی۔ سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ وغیرہ سینکڑوں لوگوں نے مخالفت کی۔ اور احمدیت کو نیست و نابود کرنا اپنا شعار بنایا۔ لیکن کوئی بتائے۔ آج وہ کہاں ہیں۔ ان کا مشن کیا ہوا۔ اور ان کی عمر بھر کی جدوجہد اور کدوکاوش کے نتائج کیا ہیں:۔

جماعت احمدیہ سے

بے شک بعض معاندین نے اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کو دیکھکر انسانیت و شرافت کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ اور وہ ہر ناجائز سے ناجائز فعل کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ہر جگہ فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کر احمدیوں کو نشانہ ظلم و ستم بنا رہے ہیں۔ مگر ہمیں ایک ذرہ بھی گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر قسم کی تکالیف اور ہر قسم کے مصائب برداشت کرتے ہوئے پورے تحمل اور حوصلہ کے ساتھ مردانہ وار آگے قدم بڑھاتے جانا چاہیئے:۔

اشدترین مخالف سے بھی ہمدردی کرو

مخالف خواہ کیسے ہی خلاف انسانیت افعال کا ارتکاب کرے۔ اور کتنی ہی تکالیف پہونچائے۔ ہمارے دل اس کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات سے اسی طرح پر ہونے چاہئیں جس طرح خدا تعالیٰ کی دوسری بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے پر ہیں۔ بلکہ دوسروں سے بھی زیادہ اس کی خیر خواہی پیش نظر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی نادانی اور جہالت سے ایسی راہ پر قدم مار رہا ہے جو بہت جلد ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں گرا سکتی ہے۔ اس گڑھے میں گرنے سے بچانا ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنی تکالیف کے متعلق کوئی فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور انہیں اس طرح نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ جس طرح اپنے کسی عزیز کی خطرناک بیماری کی حالت کی ناگوار باتوں کو بخوشی نظر انداز کیا جاتا ہے کیونکہ جس طرح وہ معذور اور انتہا درجہ کی ہمدردی کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ محتاج ہیں۔ جو ناسمجھی اور نادانی کی وجہ سے اپنے افعال اور اپنے اقوال سے ہمیں اس لئے دکھ اور تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ کہ ہم کیوں انہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں:۔

اس موقعہ پر ہم جماعت احمدیہ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ صبر و استقلال سے کام لیتے ہوئے اپنی تبلیغی کوششوں اور سرگرمیوں کو اور زیادہ تیز کر دے۔ یہ مخالفت کا طوفان ہمارے نقصان کا نہیں۔ بلکہ یقیناً یقیناً ہماری ترقیات کا موجب ہوگا۔ انبیاء کی جماعتوں کے لئے مخالفتیں اور شورشیں ہمیشہ کھاد کا کام دیا کرتی ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی مثال نہیں پائی جاتی کہ حق و صداقت کے دشمن اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیاب ہوئے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم مصائب اور تکالیف میں صبر و استقلال سے کام لیں۔ اور دوسری طرف اپنے قلوب میں ایسے لوگوں کے متعلق بھی پوری پوری ہمدردی رکھیں:۔

تبلیغی کوششوں میں اضافہ کی ضرورت

اس قدر شدید مخالفت کی وجہ سے ہمارے دوستوں کے دلوں میں کسی قسم کی مایوسی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہماری جماعت میں اس وقت ہزاروں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو کسی وقت اس سلسلہ کے بدترین دشمنوں میں سمجھے جاتے تھے۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم۔ اور اس کی مہربانی سے احمدیت کے فدائی اور جان نثار خدام ہیں۔ اور اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ وقت تبلیغ کے لئے بہت زیادہ مفید اور بلحاظ نتائج امید افزا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ شدید مخالفت کے زمانہ میں متلاشیٔ حق لوگوں کو زیادہ توجہ ہو جاتی ہے اور اگر وہ پہلے جمود کی حالت میں پڑے ہوتے ہیں۔ وہ ایسے وقت میں غفلت سے بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر صداقت اور سلامتی کا پیغام ان تک پہونچا دیا جائے۔ تو ضرور ایمان لے آتے ہیں۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی تبلیغی مساعی کو اور زیادہ تیز کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو:۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

200

حقیقتِ جہاد

کیا حضرت مسیح موعودؑ نے اعلان تنسیخ جہاد کیا؟

زمیندار کا ایک کذب صریح

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ دنیا میں آج تک کوئی ایسا مامور اور نبی نہیں گزرا جسکی دنیا دار لیڈروں اور قوم کے عاقبت نا اندیش ملانوں نے مخالفت نہ کی ہو۔ اور اس کے پاک مشن کو ناکام بنانے کے لئے انواع و اقسام کے دجل و فریب کذب و زور۔ اور افترا و بہتان سے کام نہ لیا ہو۔ اور اپنے ترکش حقد و عناد سے سہام مسمومہ مقربان بارگاہ الٰہی پر بجرأت و مرأت نہ چلائے ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وکذالک جعلنا لکل نبیٍّ عدوا من المجرمین وکفیٰ بربک ھادیا ونصیرا لیکن باوجود ان شیاطین الانس کی انتہائی مخالفتوں اور مسلسل طاغوتی کوششوں کے اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ ان کی مدد کی۔ اور اعداء حق کے مقابلہ میں ان کا نصیر و معاون ہو کر انہیں غلبہ عطا کرتا رہا۔ اور دشمنانِ حق ہمیشہ ذلیل و مقہور اور خائب و خاسر ہوتے رہے ؁

چونکہ اس زمانہ کے ہادی و مرسل۔ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی مقدس زمرہ کے ایک ممتاز فرد ہیں۔ اس لئے معشر شیاطین اپنی پوری طاقت کے ساتھ حق کی مخالفت کے لئے اٹھا۔ اور حق کو ہر ممکن طریق سے مغلوب کرنے کی کوشش کی۔ مگر قادر و مقتدر اور صاحب بطش شدید خدا نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق دشمنوں کو ذلیل کیا۔ اور آپ کی نصرت فرمائی۔ اور اپنے نیک بندوں کے دلوں پر وحی کر کے ایک عالم کو آپ کی مدد کے لئے کھڑا کر دیا۔ اور ان کے دلوں میں آپ کی محبت ڈالدی۔ اس وقت چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ اطراف عالم میں پھیل رہا ہے۔ اس لئے ان پیٹ کے پجاری ملانوں کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں۔ اور حسد کی آگ ان کے خرمن امن و سکون کو جلا رہی ہے۔ ان کے موجودہ لیڈر ظفر علی صاحب ہیں۔ جن کا حقیقی مقصد اکتساب دنیا اور جلب زر ہے۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ مسلمان ان کی گاندھی پرستی اور کانگرس نوازی سے متنفر ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح اب ان کا مسلمانوں کی جیبوں پر ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ تو اس کساد بازاری سے مجبور ہو کر انہوں نے چاہا۔ کہ "عن ایمانھم" پر عمل کر کے لوگوں کو لوٹا جائے۔ اور قبول حق سے انہیں روکا جائے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ دشنام طرازی اور دجل و تحریف کو اپنا شیوۂ خاص بنا رکھا ہے۔ چنانچہ اخبار زمیندار مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۳ء میں "علمائے دین سے استفتاء" سے جو ایک مزدورانہ مقالہ اور اس پر مدیر زمیندار کا نوٹ شائع ہوا ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کے لئے کافی ہے ؁

مستفتی نے جو عبارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے استدلال کئے ہیں۔ ان کی حیثیت وہی ہے۔ جو لا تقربوا الصلوٰۃ کے متعلق مشہور ہے۔ کہ کسی نے اسے پڑھکر کہا۔ قرآن میں لکھا ہے۔ کہ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اور بقیہ آیت کو جس سے اس کے جھوٹ کی قلعی کھلتی تھی۔ چھوڑ دیا ؁

زمیندار سے مطالبہ

زمیندار سے ہمارا مطالبہ ہے۔ اگر اس میں ایمان اور حیاء کا کوئی ذرہ باقی ہے۔ تو بتائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کس کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ "قیامت نہیں آئے گی" اور "تقدیر کوئی چیز نہیں ہے" اور میرے ظہور کے بعد حج کا مقام قادیان بن گیا ہے۔ اور مکہ مکرمہ جانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتا ہے۔ زمیندار کے نزدیک جھوٹ بولنا گالیاں بکنا اپنے حریف کی عبارات میں تحریف کرنا عین اسلام ہے۔ اسی لئے نہایت بیباکی سے جھوٹ بولتا ہے۔ اور پھر اس پر فخر کرتا ہے ہم ایسے اسلام کو جسکا حامل ظفر علی ہے دور سے سلام کہتے ہیں کیونکہ احمدی تو اس پاک اور مقدس دین کے ماننے والے ہیں جسے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل وادی غیر ذی زرع کے نبی امی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے

مفتریات کا جامع جواب

اس وقت میں زمیندار کی افترا پردازیوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ان کا رد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے اخبارات و رسائل میں بارہا ہو چکا ہے چنانچہ حضرت اقدس ایسی تمام مفتریات کا ایک جامع جواب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس میں کچھ شک نہیں کہ باوجود ہزارہا نشانوں کے جو خدا نے میرے لئے دکھائے۔ پھر بھی سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں۔ اور میری کتابوں کو یہودیوں کی طرح سے محرف و مبدل کر کے۔ اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر طرح طرح کے اعتراض کئے گئے ہیں۔ کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور قرآن کو چھوڑتا ہوں۔ اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں۔ اور توہین کرتا ہوں۔ اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالےٰ کی جناب میں ہے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ میں مظلوم ہوں" (چشمۂ معرفت ص ۳۱۹)

مدیر زمیندار کی غلط بیانی

زمیندار کا ایڈیٹر جو اپنے آقا ظفر علی سے جھوٹ بولنے میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ لکھتا ہے:۔

"افسوس ہے۔ کہ مولانا ابو المکارم نے منشی غلام احمد آنجہانی۔ اور ان کی امت کے ایک نہایت مہلک اور مسلمانوں کو ہمیشہ اغیار کی غلامی پر قانع بنانے والے عقیدہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ اپنی خطرناکی اور اثر و تاثیر کی بناء پر دوسرے عقائد سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ہماری مراد آنجہانی کے اعلان تنسیخ جہاد سے ہے۔ توقع ہے۔ کہ علامہ محب الدین خطیب (الفتح) کی وساطت سے علماء عرب اور مسلمانان مصر کو یہ بھی بتا دیں گے۔ کہ منشی غلام احمد نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میرے ظہور کے بعد جہاد بالسیف حرام ہے"

مدیر زمیندار کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آیت وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا کے ماتحت یہ الفتح کو آپ کے بعض دیگر بھائیوں کی طرف سے مدت ہوئی ہو چکا ہے۔ اور اس کا تحقیقی اور مفصل رد ایک محقق "الجہاد الاسلامی" اور کتاب النور المبین وغیرہ میں لکھ کر خاکسار بلاد عربیہ میں شائع کر چکا ہے۔ جسکو عقلاء عرب اور بلاد عربیہ کے دانشمند افراد نے بنظر استحسان دیکھا ہے۔ اور اب تک کسی بھی مخالف کو ہمارے جواب قاطع پر قلم اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی آپ چونکہ حقیقت اسلام۔ فہم قرآن۔ اور لغت عرب سے ناواقف ہیں۔ اس لئے آپ کی تفہیم کے لئے جہاد کے مسئلہ پر قدرے تفصیل سے لکھتا ہوں

حضرت مسیح موعودؑ اور نسخ شریعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعت اسلامیہ کو کامل اور غیر متبدل شریعت مانتے۔ اور قرآن مجید کو اکمل کتاب

جانتے ہیں۔ اور آپ کی تمام کتب میں ان سب احکام پر عمل کرنے کی تاکید شدید پائی جاتی ہے جو قرآن مجید سنت اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"کوئی جدید شریعت آپ کے بعد نہیں۔ اور نہ کوئی کتاب آپ کی شریعت کو منسوخ کر سکتی ہے۔ اور کوئی شخص آپ کے مبارک کلمہ کو بدل نہیں سکتا۔ اور جس نے ذرہ بھی قرآن شریف سے روگردانی کی۔ وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔" (مواہب الرحمان ص۶۴)

اس تصریح کے ہوتے ہوئے کیونکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ شریعت کے حکم جہاد کو منسوخ کر دیا ؛

مخالفین احمدیت کا عقیدہ

اس کے برعکس مولوی ظفر علی ایسے پیٹ کے بندے ملاؤں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری جب نزول فرمائینگے تو غیر مسلموں کو جبراً مسلمان بنائیں گے۔ اور جزیہ نہیں لیں گے۔ اور جو شخص مسلمان نہیں ہوگا۔ اسے فوراً قتل کر دیں گے۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیت حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون کے صریح برخلاف ہے۔ کیونکہ آیت کریمہ میں جزیہ لے کر قتال چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح اور متعدد آیتیں ہیں۔ مثلاً قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر اور آیت لا اکراہ فی الدین اور آیت وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وغیرہ ان آیتوں کا منسوخ ہونا لازم آتا ہے۔ معاذ اللہ

پس خود ایسے عقیدہ کے رکھتے ہوئے۔ جو اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ ہمارے مخالفوں کا ہمیں تنسیخ جہاد کے عقیدہ کا الزام دینا صریح بد دیانتی ہے۔ اور اس فرقانی وعید شدید سے واضح طور پر اغماض کرنا ہے۔ کہ ومن یکسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ بریئاً فقد احتمل بھتاناً واثماً مبیناً

جہاد کے لغوی معنے

واضح ہو۔ کہ لفظ جہاد۔ جھد اور جُھد سے مشتق ہے جس کے معنے طاقت اور مشقت کے ہیں۔ جھد فی الامر کے معنے ہیں۔ کہ اس نے کوشش کی۔ اور تھک گیا۔ اور جھد بہ کے معنے ہیں۔ اس کا امتحان لیا۔ اور اجھد الدابۃ کے معنے ہیں چوپائے پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا۔ اور جاھد وتجاھد فی الامر کے معنے ہیں کوشش کی۔ اور اپنی تمام طاقت خرچ کر دی اس کے علاوہ جہاد کا لفظ دین کے لئے دفاعی طور پر جنگ کرنے کے متعلق بھی استعمال کیا گیا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں قتال کے معنوں میں لفظ جہاد کا استعمال نہیں پایا جاتا۔ اور علامہ ابن عابدین شامی نے ردالمحتار علی درالمختار کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ جاھد سے اسم مصدر جہاد کے معنے پورے طور پر کوشش کرنے کے ہیں۔ اور اس میں امر بالمعروف اور نھی عن المنکر بھی داخل ہیں۔ قرآن مجید میں بھی جہاد کا لفظ عام ہے۔ اور جنگ کے لئے قتال کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

جہاد کی اقسام

قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاد تین اقسام پر مشتمل ہے۔ جہاد اکبر۔ جہاد کبیر۔ جہاد اصغر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمۃ حق عند سلطان جائر الجہاد الاکبر[1] (مشکوٰۃ) کہ ظالم اور جابر حاکم کے سامنے سچی بات کہنا جہاد اکبر ہے۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو فرمایا۔ کہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف واپس آئے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضور کے پاس ایک شخص آیا۔ اور عرض کیا۔ کہ میں اللہ کے رستہ میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں۔ فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا۔ ہاں قال ففیھما فجاھد یعنے آپ نے فرمایا۔ کہ ان کے معاملہ میں جہاد کر۔ تو آپ نے والدین کی خدمت کو بھی جہاد قرار دیا۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیراً فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً۔ اس آیت میں جو مکی ہے کافروں سے قرآن مجید کے ساتھ جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس جہاد سے مراد وعظ و نصیحت ہے۔ جیسا کہ تفسیر کبیر میں امام فخرالدین رازی نے تصریح کی ہے۔

پس قرآن مجید اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لسانی۔ مالی جہاد اور اہواء نفسانیہ کی اماتت اور اپنی تمام حرکات و سکنات کو شریعت کے مطابق کرنے کو جہاد کبیر اور جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ اور جہاد بالسیف کو جہاد اصغر کہا ہے۔ جہاد کبیر اور جہاد اکبر ہر وقت اور ہر زمانہ میں جاری ہیں۔ لیکن جہاد اصغر کے لئے چند شروط ہیں۔ جب وہ پائی جائیں۔ تو مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا۔ ورنہ نہیں۔

جہاد بالسیف کب واجب ہوتا ہے

جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سعادت مہد پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے اور حضور کے جان نثار صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس وقت تک تلوار نہیں اٹھائی جب تک کہ آپ کے دشمنوں نے آپ کو اور آپ کے جانباز صحابہ کو انواع و اقسام کی ایذائیں پہنچا کر جنگ کے لئے مجبور نہ کر دیا۔ جب تنگ آمد بہ جنگ آمد والی حالت پیدا ہو گئی۔ تو آپ نے تلوار کا مقابلہ تلوار سے کیا۔ کیونکہ دشمن صحابہ کو گرم پتھروں پر لٹاتے وہ سخت گرمی کی وجہ سے شدت پیاس سے زبان باہر نکال دیتے۔ اور نہایت عجز اور آہ وزاری سے پانی طلب کرتے۔ مگر انہیں پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیا جاتا۔ اور بعض کو نہایت بے رحمی سے قتل کر دیا جاتا عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی۔ مسلمانوں کا گھروں سے باہر نکلنا دشوار ہو گیا۔ اور زمین ان پر تنگ کر دی گئی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے جنگ کا حکم دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی آیت جس میں مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ ہے

ان اللہ یدافع عن الذین آمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (الحج)

اس آیت سے اذن قتال کی مندرجہ ذیل وجوہات معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) جس جنگ کی صحابہؓ کو اجازت دی گئی۔ وہ دفاعی تھی۔

(۲) جن کو اجازت دی گئی۔ وہ مظلوم تھے۔

(۳) انہیں مظلومی کی حالت میں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اور ان پر اس قدر ظلم و ستم صرف یہ کہنے کی وجہ سے روا رکھا گیا تھا۔ کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ یعنے محض اختلاف عقائد اور دین کی بناء پر انہیں قتل کیا گیا۔ اور گھروں سے نکالا گیا؛

ایک دوسری آیت وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ میں قتال کی غرض بیان کی گئی ہے۔ جسکی تشریح بخاری میں موجود ہے۔ کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ایک سال تو حج کرتے ہیں۔ اور دوسرے سال عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو آپ ترک کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے جہاد کے لئے بار بار ترغیب دی ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ اے میرے بھائی کے بیٹے اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اول اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ دوسرے پانچ نمازیں پڑھنا۔ تیسرے روزے رمضان شریف کے رکھنے۔ چوتھے زکوٰۃ دینا۔ اور پانچویں بشرط استطاعت بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس شخص نے کہا۔ کیا آپ اٹت

[1] چنانچہ تفسیر روح البیان جلد ا ص۱۹ میں لکھا ہے۔ قال علیہ السلام ان افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر وانما کانت افضل لان الجہاد بالحجۃ والبرھان جہاد اکبر بخلاف الجہاد بالسیف واللسان فانہ جہاد اصغر یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جہادوں سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کا کہنا ہے۔ اور اس لئے افضل ہے کہ حجت اور برہان کا جہاد جہاد اکبر ہے اور سیف ولسان کا جہاد جہاد اصغر ہے ؛

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا۔ اور آیت قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ الخ نہیں پڑھتے۔ آپ نے فرمایا۔ ہم اس غرض کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں پورا کر چکے ہیں۔ وکان الاسلام قلیلا فکان الرجل یفتن فی دینہ اما قتلوہ واما یعذبوہ حتیٰ کثر الاسلام فلم تکن فتنۃ (بخاری) یعنے اس وقت مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے۔ اور کفار اسلام قبول کرنے والے ہر شخص کو فتنہ فساد اور عذاب میں مبتلا کرتے تھے۔ یا تو اسے قتل کر دیتے یا ہمیشہ تکلیف میں رکھتے۔ یہاں تک کہ اسلام پھیل گیا۔ اور فتنہ باقی نہ رہا پس مذکورہ آیت اور حضرت ابن عمر کے اس قول سے ظاہر ہے کہ جہاد بالسیف اس وقت واجب ہوتا ہے جب دین کے معاملہ میں جبر اور اکراہ سے کام لیا جائے اور جب کوئی مسلمان ہونا چاہے تو اسے تلوار کے زور سے روکا جائے اور اگر مسلمان ہو جائے تو اسے قتل کر دیا جائے یا اسے ہمیشہ عذاب اور تکلیف دیتے رہیں۔ ایک مقتدر تابعی حضرت عطاء ابن ابی رباح کا جو اپنے زمانہ میں مکہ شریف کے مفتی تھے۔ یہی فتویٰ تھا۔ یہ علم حدیث اور فقہ میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبداللہ ابن عباس۔ اور عبداللہ ابن [illegible] صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کے شاگرد رشید تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ اور جہاد بالسیف

جہاد بالسیف کے فرض واجب ہونے میں جو مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کا تھا وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ چنانچہ آپ ایک پادری کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"اس نکتہ چین نے جو جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے۔ اور گمان کرتا ہے۔ کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں۔ اگر کوئی سوچنے والا ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا۔ بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور اس بات سے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے۔ جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔ اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں۔ اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ اولئک الذین غضب اللّٰہ علیھم ووجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں۔ اگر وہ باز نہ آئیں" (نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

چونکہ حکومت وقت نہ ہمیں ارکانِ دین پر عمل کرنے سے روکتی ہے۔ نہ اشاعت اسلام سے منع کرتی ہے۔ نہ دین کے بارہ میں ہم سے جنگ کرتی ہے۔ اور نہ کسی کو جبراً عیسائی بناتی ہے۔ بلکہ تمام مذاہب کو یکساں طور پر آزادی دیتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے عین منشاء کے مطابق یہ فتوے دیا۔ کہ اب دینی جنگ حرام ہے۔ یہ فتوے آپ نے حکم جہاد کی تنسیخ کے لئے نہیں دیا۔ جیسا کہ زمیندار نے افترا کیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے۔ کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے۔ اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا۔ تو میں بار بار کیوں کہتا۔ کہ عیسیٰ ابن مریم صلیب سے نجات پا کر اپنی طبعی موت سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا۔ اور نہ وہ خدا تھا۔ نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو اے نادانو میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی" (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۸)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی فرضیت اور وجوب کی اصل حقیقت کو الم نشرح کیا۔ اور مخالفین اسلام کے بے ہودہ اعتراض کا مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔ جو وہ اپنی تیرہ باطنی کی وجہ سے اسلام جیسے صلح و امن کے مذہب پر کرتے تھے۔ کہ معاذ اللہ اسلام خونی مذہب ہے۔ جو بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ اور یہ کہ اسلام اپنے اندر کوئی روحانی کشش اور جاذبیت نہیں رکھتا۔ نیز آپ نے فرضیت جہاد کے اسباب و علل بیان کر کے دنیا کو یہ بتایا۔ کہ جنگ کرنا بنا اسلام میں سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے وجوب کا وقت وہ ہوتا ہے جس میں شرائط وجوب پائے جائیں۔ پھر یہ بھی واضح رہے۔ کہ شریعت کی رو سے جس وقت مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ تو پھر دو ہی صورتیں ہیں یعنے یا تو جہاد کرنا۔ یا اس ملک سے ہجرت کر جانا۔ پس اگر زمیندار اور اس کے ہم خیال لوگوں کے نزدیک جہاد واجب ہے۔ تو پھر ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ تلوار اٹھائیں۔ اور جہاد کریں۔ ورنہ ہندوستان سے ہجرت کر جائیں؛

انبیاء اقدمین کا طرز عمل

حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ میں سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ انہوں نے حکومت وقت سے باوجود مذہبی آزادی کے جنگ کی ہو۔ اس کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرعون مصر سے وزارت مالی کا عہدہ اپنے لئے طلب کیا۔ اور اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر قوانین شاہی کے مطابق فیصلے کئے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حکومت رومانیہ سے جس کے ماتحت وہ تھے۔ جنگ نہیں کی بلکہ یہودیوں کے سوال پر کہ قیصر کو جزیہ دیا جائے۔ یا نہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ جو قیصر کا حق ہے۔ قیصر کو دو۔ اور جو خدا کا حق ہے۔ وہ خدا کو دو۔ (متی باب ۲۲)

اسی طرح جب آپ پر بادشاہت کے حصول کا الزام لگایا گیا۔ تو آپ نے پیلاطوس حاکم کے سامنے کہا۔ "میری بادشاہت دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہت دنیا کی ہوتی۔ تو میرے خادم لڑتے۔ تاکہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا" (یوحنا باب ۱۸)

یعنی باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت سی جنگیں کیں۔ اور آپ کے بعد آنے والے انبیاء بھی اپنے اعداء سے مدافعانہ قتال کرتے رہے۔ مگر مسیح علیہ السلام نے اس قسم کی جنگیں نہ کیں۔ اور نہ اپنی جماعت کو جنگ کی تلقین کی۔ کیونکہ وہ زمانہ دینی جنگوں کا نہ تھا۔ چنانچہ پولوس نے بھی اپنے خط میں حکومت وقت کی اطاعت کرنے کا بایں الفاظ حکم دیا ہے:۔

"ان کو یاد دلا کہ حاکموں اور اختیار والوں کے تابع رہیں اور ان کا حکم مانیں۔ اور ہر نیک کام کے لئے مستعد رہیں" (طیطس باب ۳)

اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم جب کفار مکہ کے بے پناہ شدائد سے تنگ آ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے ماتحت بادشاہ حبش کے ملک میں چلے گئے۔ جو ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ تو مہاجرین صحابہ اس حکومت اور بادشاہ کے قوانین کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے۔ کبھی سرکشی اور سول نافرمانی نہیں کی۔ بلکہ ان صحابہ کے قائد حضرت جعفر ابن ابی طالب نے بر سر دربار بادشاہ کی تعریف کی۔ کہ ان قومنا بغوا علینا وارادو ان یفتنونا عن دیننا فخرجنا الی دیارک۔ واخترناک علی من سواک ورغبنا فی جوارک ورجونا ان لا نظلم عندک ایھا الملک۔ (تاریخ الامم الاسلامیہ للخضری صفحہ ۱۰۱)

یعنے ہم پر ہماری قوم نے چڑھائی کی۔ اور ہمارے دین سے پھسلا کر فتنہ میں ڈالنا چاہا۔ تو ہم تیرے ملک میں چلے آئے۔ اور ہم نے دوسروں پر تجھے ترجیح دی۔ اور تیرے قرب کو ہم نے پسند کیا۔ اور اے بادشاہ ہمیں امید ہے۔ کہ تیرے ہوتے ہم پر ظلم نہ کیا جائیگا غرضیکہ انبیاء علیہم السلام کے پاک گروہ میں سے ہمارے مخالف کوئی نظیر ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ کہ ان میں سے کسی نے کبھی مذہبی آزادی دینے والی حکومت سے جنگ کی ہو

سید احمد صاحب بریلوی اور سید محمد اسمٰعیل صاحب کا مذہب

تیرھویں صدی کے مجدد سید صاحب بریلوی اور ان کے جانباز وجان نثار مرید مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید جنہوں نے اپنے زمانہ کے ظالم سکھوں سے مسلمانوں کو مذہبی آزادی نہ دینے پر جہاد کیا۔ اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے۔ ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے یہ دونوں بزرگ ہستیاں ہندوستان و پنجاب میں نہایت عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ سید اسماعیل صاحب شہید کو اخبار اہلحدیث میں خاتم الشہداء لکھا ہے۔ (اہلحدیث ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء) اور سید صاحب بریلوی کو نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ میں مجددین میں شمار کیا ہے۔ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری مؤلف سوانح احمدی صفحہ ۵۷ میں لکھتے ہیں۔

(۱) "یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثناء قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید وعظ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا۔ کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے۔ یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے"

(۲) "صاحب مخزن لکھتا ہے۔ کہ (سید صاحب) ہر گھڑی اور ہر ساعت جہاد اور قتال کفار کا ارادہ کرتے رہتے تھے۔ اور سرکار انگریزی گو کافر تھی۔ مگر اس کی مسلمان رعایا کی آزادی۔ اور سرکار انگریزی کی بے رو ریائی اور بوجہ موجودگی ان حالات کے ہماری شریعت کے شرائط سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کو مانع تھیں۔ اس واسطے آپ کو منظور ہوگا کہ اقوام سکھ پنجاب پر جو نہایت ظالم اور احکامات شریعت کی خارج اور مانع تھے جہاد کیا جائے" (سوانح احمدی صفحہ ۱۷۱)

(۳) "یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ جب آپ سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ کہ آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کو کیوں جاتے ہو۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں۔ اور دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں۔ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جائے گا۔ کیونکہ سینکڑوں کوس سفر کر کے سکھوں کے ملک سے پار ہو کر افغانستان جانا۔ اور وہاں برسوں رہ کر سکھوں سے لڑنا یہ ایک ایسا امر محال ہے۔ جس کو ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ سید صاحب نے جواب دیا۔ کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے۔ اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے کے مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات مستوجب جہاد سے باز آ جائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم و تعدی نہیں کرتی۔ اور نہ ان کو مذہبی فرض اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر کوئی ہم پر زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے۔ ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاء سنن سید المرسلین ہے۔ سو ہم بلا روک ٹوک اس ملک میں کرتے ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔ اور خلاف اصول مذہب۔ طرفین کا خون بلا سبب گرا دیں۔ یہ جواب باصواب سن کر سائل خاموش ہو گیا۔ اور اصل غرض جہاد کی سمجھ لی"

(۴) اسی کتاب سوانح احمدی کے صفحہ ۱۱۵ پر سید صاحب کا ایک خط درج ہے جس میں مذکور ہے۔

"نہ باکسے از اسرار سلمین منازعت داریم نہ کسے از روسائے مومنین مخالفت۔ با کفار لئام مقابلہ داریم نہ با مدعیان اسلام۔ صرف با دراز موئیان۔ لمبے بال والے (سکھ) جو یان مقابلہ ایم۔ نہ با کلمہ گویان۔ ورنہ اسلام جویان نہ با سرکار انگریزی کہ او مسلمان رعایائے خود را برائے ادائے فرائض مذہبی شان آزادی بخشیدہ است"

(۵) اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۹ پر لکھا ہے۔

اس سوانحہ اور نیز مکتوبات مسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔"

اب ایک طرف قرآن مجید و حدیث اور علمائے امت اور مجددین ملت ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسئلہ جہاد میں تائید کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف مولوی ظفر علی مدیر زمیندار اور ان کے ہمنوا ہیں۔ جو علوم شرعیہ سے ناواقف محض ہیں۔ وہ آپ پر تنسیخ جہاد کا الزام لگاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے انہیں حکومت وقت سے برسر پیکار کر کے ہندوؤں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ اب ناظرین خود فیصلہ کریں۔ کہ کون حق پر ہے۔ خاکسار۔ جلال الدین شمس احمدی

نوٹ:۔ یہ مضمون نظارت دعوۃ و تبلیغ نے علیحدہ ٹریکٹ کی

مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات

۲۸ فروری بوقت ظہر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین سے ملنے کے لئے میں اور ایک اور احمدی اور ایک غیر احمدی دوست گئے۔ دوسرے احمدی دوست نے میرا تعارف کرانا چاہا۔ تو مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں ان کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے خواجہ صاحب کے متعلق کہا۔ کہ اچھے آدمی تھے۔ آپ کے معاون تھے۔ ان کی وفات کا افسوس ہے۔ اس پر مولوی صاحب فرمانے لگے۔ کہ تمہیں کیا۔ خواجہ جہنمی۔ منافق اور کافر تھا۔

میں نے کہا مولوی صاحب! میں نے تو یہ لفظ نہیں کہے۔ آپ کیوں ایسا فرما رہے ہیں۔ مولوی صاحب فرمانے لگے۔ تمہارے خلیفہ نے کہا ہے کہ خواجہ ایسا تھا۔ اور تم اپنے خلیفہ کے ہر بات میں مطیع ہو۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ حق بات نہ کہنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے۔ کہا مولوی صاحب! خلیفہ کی اطاعت تو بے شک ضروری ہے۔ اگر خلافت ضروری چیز نہ تھی) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپ نے کیوں اس کو قائم کیا۔ کیوں انجمن ہی کو اصلی چیز قرار نہ دیا۔ جب خود آپ لوگوں نے خلافت کو تسلیم کیا اور چھ سال تک اس کی اطاعت کی۔ تو اب کیوں خلافت بری چیز بن گئی۔ وہ خلیفہ جسے آپ نے انتخاب کیا تھا۔ یہ فرمایا کرتا تھا۔ کہ میری اطاعت کر کے فرشتے بنو۔ ابلیس نہ بنو۔ گویا خلافت کا انکار کرنا خلیفہ اول کے نزدیک انسان کو ابلیس بنا دیتا ہے۔ اس کا جواب مولوی صاحب نے یہ دیا کہ ہم پھر ابلیس ہو گئے۔ میں نے کہا میں نہیں کہتا وہ شخص کہتا ہے۔ جس کو خود آپ نے خلیفہ منتخب کیا تھا۔ آپ نے اس کے سامنے انجمن کی حیثیت کیوں پیش نہ کی۔ پھر مولوی صاحب نے کہا تم لوگ یہاں آ جاتے ہو تم کو شرم نہیں آتی۔ میں نے کہا مولوی صاحب یہ آپ کے اخلاق ہیں ہم اس کو برداشت کریں گے ہم عادی ہیں۔ آپ نے قادیان میں بھی ایک جلسہ کے موقعہ پر کہا تھا۔ کہ ہم جوتے مار کر چندہ لیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا میں اسی وجہ سے قادیان چھوڑ کر چلا آیا میں نے کہا آپ مفسر قرآن ہیں۔ یہ بداخلاقی آپ کی شان کے خلاف ہے اور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی۔ فبما رحمت من اللہ لنت لہم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ اس پر مولوی صاحب جوش میں آ گئے اور کہنے لگے میرا حرج کر دیا۔

پانچ مارچ کو یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق پانچ مارچ کو جو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اسکی رپورٹیں اختصاراً درج ذیل کی جاتی ہیں

شہر سیالکوٹ پانچ مارچ کو ۸ بجے صبح تمام افراد جماعت کو جامع مسجد احمدیہ میں جمع کر کے مناسب ہدایات دینے کے بعد دعا کی گئی۔ جس کے بعد تمام احباب تبلیغ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور ہر ایک انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ نماز ظہر کے بعد وفود کی صورت میں احباب تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہر وفد میں ایک لیکچرار تھا۔ ۱۲ مقامات پر لیکچر دیئے گئے۔ جو کہ غیر مسلموں نے نہایت ہی اطمینان سے سنے علاوہ ازیں جماعت کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان "ہندو بھائیوں کے لئے مژدہ" ایکہزار کی تعداد میں چھپوا کر ان وفود کے ذریعہ تقسیم کیا گیا۔ اسی دن ایک غیر احمدی دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

مردوں کے علاوہ شہر سیالکوٹ کی خواتین نے بھی نہایت تن دہی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ ان کی طرف سے جامع مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ مسلمان عورتوں کے معزز گھرانوں کی ہندو۔ سکھ اور عیسائی بہو بیٹیاں بھی بتعداد کثیر شامل ہوئیں مختلف مضامین پر خواتین جماعت احمدیہ نے لیکچر دیئے۔ غیر مسلم خواتین پر بہت اچھا اثر ہوا عورتوں میں تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے

ہماری اس کامیابی کو دیکھ کر احراری حسد سے جل گئے اور ہمارے خلاف ایک جلسہ کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کو گالیاں دی گئیں ۔

(خاکسار محمد بشیر سکرٹری تبلیغ)

پنڈدادنخان (جہلم) جماعت کے دوستوں نے ہندوؤں کے مکانات پر جاکر ان کو تبلیغ اسلام کی۔ اور بتایا کہ کلجگ کا کلکی اوتار احمد علیہ السلام ہی ہیں۔ (خاکسار زمان شاہ)

سیکھواں۔ احمدی تمام دن سکھوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ (خاکسار امام الدین)

اودے پور کٹیا ضلع شاہجہانپور میں قریباً دو سو غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا گیا ۔ (خاکسار الطاف حسین خان)

سٹروعہ میں یوم التبلیغ نہایت شان کے ساتھ منایا گیا۔ مقامی نیز نواحی علاقہ کے غیر مسلموں کو خوب تبلیغ کی گئی

(خاکسار علی محمد)

بڈھا کوٹ سندھ پانچ مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ پہلے جماعت کے لوگوں نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ پھر غیر مسلموں کی خواہش کے مطابق ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اسلام کے مختلف مسائل پر لیکچر دیئے گئے۔ (خاکسار صوفی غلام محمد)

کلوہل کی جماعت نے ۵ مارچ کو نواحی دیہات کے سکھوں میں تبلیغ کی۔ جس سے وہ متاثر ہوئے (خاکسار نواب الدین)

کریم پور دوستوں نے ارد گرد کے سکھوں کو خوب تبلیغ کی۔ ایک گاؤں میں ایک گیانی سے مباحثہ ہو گیا۔ جس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیں کامیابی ہوئی ۔ (خاکسار محمد غنی)

ساندھن ۵ مارچ کو بڑی شان و شوکت سے یوم تبلیغ منایا گیا۔ پہلے جلوس نکالا گیا۔ جسمیں غیر احمدی معززین بھی شامل تھے۔ جلوس کے بعد ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی معززین نے صداقت اسلام پر تقاریر کیں۔ اور آخر میں مٹھائی تقسیم کی گئی (خاکسار عبدالحی عارف)

کوٹلی یوم التبلیغ کو ہندو و سکھ صاحبان کو پیغام حق سنایا گیا۔ غیر مسلموں نے توجہ سے ہماری باتیں سنیں ۔

(خاکسار امیر عالم)

ظفروال (سیالکوٹ) میں ۵ مارچ کو تمام دن غیر مسلموں میں تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار ولیداد خان)

ڈوگری (سیالکوٹ) میں وفود کی صورت میں ۵ مارچ کو ہندو، سکھ۔ اور عیسائیوں میں تبلیغ کی گئی۔ غیر مسلموں پر اچھا اثر رہا (خاکسار محمد اسمٰعیل)

مریح (گوڑہ) کے دوستوں نے ۵ مارچ کو ارد گرد کے چھ دیہات میں ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کی۔ نیز ان کے گھروں پر جاکر مستورات کو بھی پیغام حق پہنچایا (خاکسار حکیم فتح الدین)

سارچور سکھوں کو باوا نانک صاحب علیہ الرحمت کا مسلمان ہونا بتایا گیا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پیش کیا۔ لوگوں نے بڑی خوشی سے باتیں سنیں۔ (خاکسار مولاداد)

ادرحمہ (شاہ پور) ۵ مارچ کو یوم التبلیغ نہایت جوش سے منایا گیا۔ احباب کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا اور نواحی دیہات میں غیر مسلموں میں تبلیغ کی گئی ۔

(خاکسار محمد الدین)

سرائے نورنگ (بنوں) ۵ مارچ کو بصورت وفد ہندوؤں کی دکانوں پر جاکر پیغام حق سنایا گیا۔ اور نہہ کلنک اوتار ٹریکٹ تقسیم کئے۔ (خاکسار چراغ الدین)

خانکی ہیڈ بورہ ۵ مارچ کو یوم التبلیغ بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جسمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق پر اور آپ کی صداقت پر تقریریں ہوئیں حاضرین میں ہندوؤں اور سکھوں کی معقول تعداد تھی ۔

(خاکسار محمد عزیز)

بمبئی بمبئی کے مشہور۔ انگریزی۔ گجراتی۔ اور اردو اخبارات میں جلسہ کا اعلان کرایا گیا تھا۔ نیز گجراتی اور مرہٹی زبان میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ ۵ بجے شام شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے صداقت اسلام پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً بھی لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار محمد شفیع)

چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا ۵ مارچ کو تمام دوستوں کو مختلف وفود میں تقسیم کر دیا گیا۔ جنہوں نے مختلف دیہات میں جاکر غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کی۔ (خاکسار سلطان احمد)

شاہ مسکین تمام احباب نے ارد گرد کے گاؤں میں پھر کر غیر مسلموں پر صداقت اسلام کو پیش کیا۔ اور تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے (خاکسار ولایت شاہ)

بھینی (شیخوپورہ) تمام دوستوں نے انفرادی طور پر غیر مسلموں کو تبلیغ کی ۔ (خاکسار محمد عبدالمجید)

حیدرآباد سندھ بارہ صفحہ کا ایک تبلیغی ٹریکٹ ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے شہر اور نواحی علاقہ کے ہندوؤں میں تقسیم کیا گیا۔ ہندوؤں نے اس ٹریکٹ کو نہایت اشتیاق سے پڑھا۔ (خاکسار عطاء اللہ)

احمد آباد سٹیٹ تمام احباب نے مختلف مقامات پر ہندوؤں میں تبلیغ کی۔ مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی ۔ (خاکسار محمد دین)

حیدرآباد ۵ مارچ کو یوم التبلیغ نہایت شان سے منایا گیا۔ غیر مسلموں میں انفرادی طور پر اور ٹریکٹوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ ۲ ہزار کے قریب ٹریکٹ اور کتابیں تقسیم کی گئیں ۔ (نامہ نگار)

لدھیانہ ۵ مارچ کو غیر مسلم اصحاب میں یوم التبلیغ نہایت ہی خوبی سے منایا گیا۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

(خاکسار سید عبدالرحیم)

بالاکوٹ تمام جماعت کے افراد نے غیر مسلموں کے گھروں پر جاکر تبلیغ کی۔ موضع شنگی کے سکول کے تمام طلباء کو جمع کر کے ایک تقریر کی گئی

(خاکسار حکیم عبدالواحد)

ٹیری ضلع کوہاٹ - یوم التبلیغ نہایت شان و شوکت سے منایا گیا - ہندوؤں میں بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اور انفرادی طور پر صداقت اسلام صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان پر واضح کیا گیا - ہندوؤں نے نہایت خوشی سے ٹریکٹوں کو پڑھا اور ہماری باتوں کو سنا - خاکسار - رکن الدین

چک لوہٹ تحصیل سمرالہ - پانچ مارچ کو یوم تبلیغ منایا گیا - حسن اتفاق سے مولوی محمد حسین صاحب مبلغ بھی یہاں موجود تھے - موضع شہر پور میں جہاں ہندو بکثرت آباد ہیں احباب وہاں پہنچے - مولوی صاحب نے بازار میں تقریر شروع کی اور بہت سے ہندوؤں نے سنی تقریر کے اختتام پر ایک سناتنی اور آریہ نے تقریر پر اعتراض کیا - جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا - خاکسار - محمد اسمٰعیل

کھاریاں ضلع گجرات - ۵ مارچ کو کھاریاں میں قریبًا تمام دوستوں نے غیر مسلموں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی - اور ایک مضمون صداقت اسلام پر لکھ کر غیر مسلموں کو سنایا گیا - اور غیر مسلموں نے ان خوبیوں کا اعتراف کیا -

آڑہ (گجرات) ایک جلسہ کیا گیا جس میں غیر مسلم اصحاب مدعو تھے - صداقت اسلام ثابت کی گئی - اور "کلنگ کا اوتار" ٹریکٹ بکثرت تقسیم کیا - حاضرین نہایت ہی اچھا اثر لے کر گئے - خاکسار - لعل خان

گالڑیاں - (گورداسپور) احمدیوں نے ارد گرد کے غیر مسلموں میں تبلیغ کی اور کئی لوگوں کے ساتھ بحث بھی ہوئی بہت اچھا اثر ہوا - خاکسار - عبدالعزیز

نبول - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوم التبلیغ نہایت خیر و خوبی سے گزرا - علاوہ انفرادی تبلیغ کے ایک تبلیغی ٹریکٹ ۵۰۰ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا - عیسائیوں کو بھی پیغام حق سنایا گیا - خاکسار - ملک عزیز احمد

ہرسیاں (گورداسپور) ۵ مارچ کو تمام احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا اور سکھوں پر بابا نانک علیہ الرحمۃ کا مسلمان ہونا ثابت کیا - چند اعتراضات کے جوابات دیئے - خاکسار - بدرالدین

میانوالی - خانوالی - کوٹ باجوہ (سیالکوٹ) تمام جماعت کو گروپوں میں تقسیم کیا گیا - جنہوں نے ارد گرد کے دیہات میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی - غیر احمدیوں نے ہمارے خلاف جلسہ کیا - اور چند اعتراضات کئے - خاکسار - رحمت خان

بشارت گنج (بریلی) ہندوؤں کو پیغام حق پہنچایا گیا خاکسار - ایم عبدالرشید

سرپیار - رپورٹ ہے اس جگہ صرف ایک ہی [illegible] دوست

ہیں - انہوں نے ہندوؤں کو ایک جگہ اکٹھے کر کے خوب تبلیغ کی - ہندوؤں نے خواہش کی کہ آئندہ بھی ایسے جلسے کر کے ہمیں شمولیت کا موقعہ دیا کریں -

چندر کے منگولے - یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا - علاقہ کے ہندوؤں اور سکھوں میں صداقت اسلام کو پیش کیا گیا خاکسار - اللہ بخش

ٹانک میں یوم التبلیغ نہایت خوبی سے منایا گیا - عیسائیوں میں بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی گئی - اور ہندوؤں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی - خاکسار - غلام محمد

کلانور یوم التبلیغ ٹریکٹ تقسیم اور انفرادی طور پر ملاقات کے ذریعہ منایا گیا - خاکسار - مرزا مبارک بیگ

کالا گجراں - ۵ مارچ کو ہندوؤں اور سکھوں میں تمام افراد جماعت نے تبلیغ کی - ہندوؤں نے چند اعتراضات کئے - جن کے جوابات دیئے گئے - خاکسار - عبدالقیوم

چانگریاں مانگا - (سیالکوٹ) ۵ مارچ کو تمام دوستوں نے غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کی - مردوں کے علاوہ احمدی مستورات نے بھی غیر مسلم مستورات کو اسلام کی صداقت سے آگاہ کیا - خاکسار - غلام رسول

بہاولپور چک نمبر ۱۱۲ - یوم التبلیغ بڑی شان سے منایا جس میں صداقت اسلام کو غیر مسلموں پر ظاہر کیا گیا - خاکسار - خورشید احمد

چونڈہ - ۵ مارچ کے دن چونڈہ میں سکھوں اور ہندوؤں کے سامنے صداقت اسلام کے دلائل پیش کئے گئے - خاکسار ابو محمد عبداللہ

گھیوا - باجوہ وکلاسوالہ (سیالکوٹ) پہلے تمام جماعت کے افراد کو اکٹھا کر کے دعا کی گئی - اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا - جو دیہات میں گردش کرتا رہا - مختلف مقامات پر مختصر سی تقاریر بھی کی گئیں - ظہر کی نماز کے بعد احباب کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے نواحی دیہات میں بھیجا گیا - جو شام تک مختلف غیر مسلموں کے سامنے صداقت اسلام پیش کرتے رہے - خاکسار - ابو محمد عبداللہ

یاڑی پورہ چک ایرچ (کشمیر) ۵ مارچ کو دو دو کی صورت میں احباب نے مختلف گاؤں میں ہندوؤں کو پیغام حق پہنچایا - ہندو ہماری باتوں سے بہت متاثر ہوئے - خاکسار - راجہ غلام محمد خان

سونگرلہ - ۵ مارچ کو سونگرلہ کے قریبًا تمام احباب نے مختلف ۲۹ مقامات میں غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کی نیز ایک اشتہار بزبان اڑیہ بکثرت تقسیم کیا گیا - (نامہ نگار)

لوکچھ - ۵ مارچ کو سکھوں اور ہندوؤں میں صداقت اسلام کو پیش کیا گیا - انہوں نے نہایت خوشی سے ہماری باتیں سنیں - خاکسار - دانشمند خان

سنور - جماعت سنور نے عیسائیوں اور معزز ہندوؤں اور سکھوں میں بذریعہ تقسیم ٹریکٹ اور انفرادی تبلیغ کی - خاکسار - محمد دین

نابھہ سٹیٹ ۵ مارچ کو تمام جماعت نے سارا دن غیر مسلم مستورات میں تبلیغ اسلام کی - خاکسار - قدرت اللہ

شہر پٹیالہ - ۵ مارچ کو احمدی مردوں اور عورتوں نے غیر مسلم لوگوں کو پورے طرح پیغام حق پہنچایا - خاکسار - عبدالعزیز

صوبہ ڈیرہ ریاست خیرپور - تمام اصحاب نے مختلف دیہات میں جا کر ہندو صاحبان کو تبلیغ اسلام کی - اور کچھ سندھی زبان میں ٹریکٹ شائع کرا کے تقسیم کئے گئے - خاکسار - بہرام بخش خان

اسلام آباد کشمیر - ۵ مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا ہندوؤں کی دوکانوں پر جا جا کر انہیں صداقت اسلام سمجھائی گئی - خاکسار - عبدالواحد

عارف والہ ۵ مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا - احباب نے انفرادی طور پر سکھوں - ہندوؤں - اور عیسائیوں کو تبلیغ کی - اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - خاکسار - چراغ دین

صالح نگر (آگرہ) ۵ مارچ کو احباب نے صالح نگر اور ارد گرد کے دیہات میں صداقت اسلام کو غیر مسلموں میں صداقت اسلام کو غیر مسلموں میں پیش کیا - خاکسار - منور احمد

بادرہ کے احمدیوں نے ۵ مارچ کو نواح علاقہ میں غیر مسلموں میں صداقت اسلام کو پیش کیا - اور اس پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں - ان کے جوابات دیئے - خاکسار - حاجی بلاول

محلانوالہ - تمام احباب نے ۵ مارچ کو ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ اسلام کی - خاکسار - فضل دین

سکندر آباد - جماعت احمدیہ کے تمام افراد مرد اور عورتوں نے ہندوؤں کے گھر پر جا کر تبلیغ کی - اور لٹریچر تقسیم کیا - یہاں تک کہ دس دس بارہ بارہ سال کے بچوں نے پیدل سفر کر کے لوگوں کو تبلیغ کی - خاکسار - عبداللہ الہ دین

درگانوالی - (سیالکوٹ) ۵ مارچ کو تمام افراد نے ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں میں تبلیغ کی - بعض لوگوں نے مخالفت کرنی چاہی - مگر کامیاب نہ ہوئے - خاکسار - عبدالکریم

اعلانات نکاح

از نظارت امور عامہ

(۱)

مسماۃ سردار بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبداللہ خان صاحب ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کا نکاح بالعوض مبلغ ۱۰۰۰؍ روپیہ مہر پر ہمراہ چوہدری منظور احمد صاحب ولد چوہدری رکن الدین صاحب قوم جٹ ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۸/۲/۳۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

(۲)

مسماۃ اصغری بیگم صاحبہ بنت سید ولایت شاہ صاحب ساکن قادیان کا نکاح بالعوض مبلغ ۱۵۰۰؍ روپیہ مہر پر ہمراہ ماسٹر احسان اللہ خان صاحب بی۔ اے ولد محمد ابراہیم خان صاحب قوم پٹھان ساکن خیرپور میرس ضلع سکھر صوبہ سندھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲/۱/۳۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

(۳)

مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حافظ عبدالعزیز قوم چوہان ساکن صدر سیالکوٹ کا نکاح بالعوض مبلغ ۳۰۰؍ روپیہ مہر پر ہمراہ مستری امام الدین صاحب ولد عمرالدین قوم کھوکھر ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے مسجد اقصیٰ میں ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء کو پڑھا۔

(۴)

مسمات سلیمہ خاتون بنت محمد عامل صاحب ڈبا گلپوری قوم قریشی صدیقی ساکن قادیان کا نکاح بالعوض مبلغ ۱۳۰۰؍ روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو پڑھا۔

(۵)

مسماۃ محمدی بیگم صاحبہ بنت غلام علی ساکن میانوالی ضلع جالندھر کا نکاح بالعوض مبلغ ۵۰۰؍ روپیہ مہر پر ہمراہ عبدالکریم ولد منشی عبدالخالق صاحب قوم ... اسسٹنٹ مہتمم مہمانخانہ قادیان جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۹/۲/۳۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔

(۶)

مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ حاجی محمد بخش صاحب ملتانی قوم نجار ساکن قادیان کا نکاح بالعوض مبلغ ۵۰۰؍ روپیہ مہر پر ہمراہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دارالعوام میں ۱۳ مارچ کو اعلان کیا گیا۔ کہ ایسٹر سے پہلے وہائٹ پیپر پر تین دن تک مباحثہ ہوگا۔ اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز پیش ہوگی

اسمبلی کی صدارت کے لئے اگرچہ کئی ایک امیدوار تھے۔ لیکن ۱۲ مارچ کو جب انتخاب ہونے والا تھا۔ تو سب دست بردار ہوگئے۔ اور مسٹر شنکھم چٹی بلامقابلہ صدر منتخب ہوگئے۔

مہاراجہ کپورتھلہ کی طرف سے ۱۳ مارچ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ زمینداروں کی اراضی کا کسی مناسب قانون کے ماتحت تحفظ ضروری ہے۔ اس لئے میں نے وزیر اعظم کو ہدایت کردی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو قانون انتقال اراضی کے نفاذ کی تجویز کریں۔ نیز اس قانون کے نفاذ تک اجرائے ڈگریات میں دائمی انتقال اراضی ممنوع قرار دیا جائے۔ اور زمینداروں کی جو اراضی عدالتی کارروائیوں میں رہن کی جائینگی۔ ان کی میعاد وہی ہوگی۔ جو قانون انتقال اراضی میں مقرر کی جائیگی۔

مسلم لیگ کی کونسل کا ملتوی شدہ اجلاس ۱۳ مارچ کو دہلی میں مسٹر عبدالعزیز بیرسٹر کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ سر محمد یعقوب نے گذشتہ اجلاس کے واقعات پر اظہار افسوس کیا۔ اور لیگ اور کانفرنس کے الحاق کے متعلق اپنی تجویز واپس لے لی۔ اس کے بعد مسلم لیگ، مسلم کانفرنس اور جمعیۃ العلماء (کانپور) کی مجلس ہائے عاملہ کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ جس کی تاریخ اور مقام انعقاد کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کردی گئی۔ سر محمد یعقوب مسلم لیگ کی سکرٹری شپ سے علیحدہ ہوگئے۔

پنجاب پراونشل مسلم پولیٹیکل کانفرنس کے نام سے مسلمانوں کی ایک نمائندہ سیاسی کانفرنس کے انعقاد کا ۱۵-۱۶ اپریل کو لاہور میں انتظام کیا گیا ہے۔ مجلس استقبالیہ میں لاہور کے اکابرین شامل ہیں۔ صدارت مجلس استقبالیہ کے فرائض نواب احمد یار خاں دولتانہ اور سکرٹری شپ شیخ نیاض الدین میونسپل کمشنر ادا کریں گے۔

والئے بھوپال نے اپنی ولیعہد عابدہ سلطان کی تقریب رخصتانہ پر مالگذاری میں ساڑھے انیس لاکھ روپیہ کی تخفیف نیز جاگیرداروں کو حقوق جنگلات عطا کرنے اور ملازمین ریاست کی تنخواہوں کی تخفیف کو نصف کر دینے کا اعلان کیا۔

بنگال کونسل میں ۱۴ مارچ کو ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ انارکسٹوں کو دبانے کے لئے حکومت نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ اس سے بالکل مطمئن ہے۔ اور اگر مزید ضرورت ہوئی۔ تو مزید اختیارات اور ذرائع اختیار کئے جائینگے۔

وزیر اعظم کے ایوارڈ میں سرکرم کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن پونا پیکٹ کرتے ہوئے ہندوؤں نے اس کو بھی حل کر دیا۔ اب لندن سے ۱۴ مارچ کی اطلاع ہے کہ ہوس آف کامنز کے ایک پرائیویٹ جلسہ میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں نے پونا پیکٹ کے اس حصہ کو منظور نہیں کیا تھا۔ جو مرکزی نشستوں کے متعلق ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مرکز میں اچھوتوں کو پھر جداگانہ نیابت دی جائیگی۔ اور اس طرح وہ وجہ پھر پیدا ہو جائیگی۔ جس کی تحریک پر گاندھی جی نے برت رکھا تھا۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار ۱۴ مارچ نئی دہلی سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ اس میں اٹھارہ ہندوستانیوں کو بطور ڈیلی گیٹ لیا جائیگا۔

مسلم لیگ کے صدر کی طرف سے ۱۴ مارچ کو مسٹر جناح کو تار دیا گیا ہے کہ آپ ہندوستان میں آکر مسلم لیگ کی صدارت کریں۔

گاندھی جی کی رہائی کے بارے میں حکومت کے طرز عمل کا انحصار زیادہ تر ان خیالات پر ہے۔ جو وہ وائٹ پیپر کے متعلق ظاہر کریں گے۔ دہلی سے ۱۴ مارچ کی خبر ہے کہ وائٹ پیپر ان کے پیش کر دیا جائیگا۔ اگر وہ اسے منظور کر لینگے۔ تو انہیں اور دیگر سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا۔ ورنہ نہیں

نیویارک سے ۱۳ مارچ کی خبر ہے کہ اکثر امریکن بنک دس روز کی تعطیل کے بعد کھل گئے ہیں۔ لیکن کئی ایک پابندیوں کے ساتھ بعض بنکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ روپیہ صرف خاص ضروریات کے لئے ادا کرینگے۔ بعض نے ضرورت سے زیادہ روپیہ نکلوانے کی ممانعت کر دی ہے۔

پنجاب کونسل میں ۱۴ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے بتایا۔ کہ اس وقت پنجاب کے جیلوں میں سول نافرمانی کے کل ۲۹۳ قیدی تھے۔ جن میں سے ۱۷۷ ہندو۔ ۶۹ سکھ اور ۴۷ مسلمان ہیں۔

حیدر آباد دکن میں ۱۴ مارچ کو ہندو باجہ بجاتے ہوئے ایک میت لے جا رہے تھے۔ کہ ایک مسجد کے قریب مسلمانوں کی طرف سے باجہ بند کرنے کی درخواست پر ان پر پل پڑے۔ اور ہندو مسلم تصادم ہو گیا۔ جس میں ۱۰ اشخاص زخمی ہوئے۔ لیکن پولیس نے جلد امن قائم کر دیا۔

ٹانکن سے ۱۴ مارچ کی خبر ہے کہ چینی ڈیفینس کونسل نے ایک خفیہ معاہدہ کا سراغ لگایا ہے۔ جو جاپان اور منچوریا کے درمیان ہوا ہے۔ اس میں جاپان نے منچوریا سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمام چین کو فتح کر کے سابق نابالغ شہنشاہ ہنری لوئی کو جو اب منچوریا کا پریذیڈنٹ ہے۔ بادشاہ بنا دیگا۔

بنگال کونسل میں ۱۴ مارچ کو ایک ہندو ممبر نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وزیر اعظم سے درخواست کی جائے۔ کہ پونا پیکٹ کا جہاں تک بنگال سے تعلق ہے۔ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہندوؤں کو نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ تجویز ۷ کے مقابلہ میں ۳۶ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہوگئی۔

کانگریس کے کلکتہ میں منعقد ہونے والے اجلاس کی مجلس استقبالیہ کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ اجلاس مقررہ تاریخوں پر ضرور منعقد کیا جائیگا۔ اور اس میں اہم سیاسی امور پر غور کیا جائیگا۔

ہندو دہشت انگیزوں کا اسلامی لباس پہن کر ڈاکے ڈالنے اور حملے کرنے کی اکثر مثالیں دیکھی گئی ہیں اس صورت حالات کے پیش نظر گورنمنٹ بنگال نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے فرقہ یا جنس کے سوا کسی دوسرے فرقہ یا جنس کا لباس نہیں پہن سکتا۔ ایسا کرنے والا مجرم ہوگا جسے چھ ماہ قید اور جرمانہ یا دونو سزائیں دی جاسکتی ہیں

انڈیمان سے لاہور آتے ہوئے رہتک کے قریب نروانا سٹیشن پر جو دس قیدی فرار ہوگئے تھے۔ ان میں سے ایک تو پولیس کے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا تھا۔ باقی نو کو ۱۵ مارچ سشن جج رہتک نے پھانسی کی سزا کا حکم سنایا

گورنر پنجاب سر جافرے ڈی مونٹ مورنسی کو ریٹائر ہونے کے باعث ۱۵ مارچ کی شام پنجاب کے سوا دو ہزار معززین کی طرف سے شالامار باغ میں ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی۔ دروازے پر معززین نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کا موزوں جواب دیا۔

نائب وزیر ہند نے ۱۳ مارچ ایڈنبرا میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں پارلیمنٹ اور ملک کے ہر قسم کے خیالات کے لوگ ہندوستان کے متعلق حکومت کی تجاویز پر غور کریں گے۔ اراکین کا انتخاب اسی طرح عمل میں آئیگا۔ جس طرح دوسری پارلیمنٹری کمیٹیوں کا ہوتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان ... سے شائع کیا ... ایڈیٹر غلام نبی